جواب:۔ سفر یا بیماری یا نیند کے غلبہ کی وجہ سے تہجد کی نماز چھوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ دن میں قضا کرے وَهُوَ الَّذِیْ جَعَلَ اللَّیْلَ وَالنَّهَارَ خِلْفَةً لِّمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّذَّكَّرَ اَوْ اَرَادَ شُكُوْرًا (قرآن کریم) حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ جب آپ کی تہجد کی نماز بیماری اور درد تکلیف یا نیند کی وجہ سے چھوٹ جاتی تو دن میں بارہ رکعت ادا فرماتے (مسلم ترمذی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کا رات کا وظیفہ اور وِرد (تہجد کی نماز تلاوت قرآن) نیند کی وجہ سے فوت ہو گیا اور اس نے ظہر کی نماز سے پہلے اس کی قضا کر لی تو گویا رات میں اپنے وقت میں ادا کیا۔ (مسلم) وتر کی نماز کا وقت نکل جائے تو اس کی قضا ضروری ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ (ترمذی ابوداود وغیرہ) بلا عذر شرعی فرض نماز کو وقت سے موخر کر دینا گناہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے تم پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں جو باقاعدہ وضو کر کے پورے خضوع اور تعدیل ارکان کے ساتھ ان نمازوں کو ان کے مقررہ اوقات میں ادا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا اور جنت میں داخل فرمائے گا اور جو ایسا نہیں کرے گا وہ مشیت الٰہی کے ماتحت ہے معاف کر دے یا عذاب میں مبتلا کرے (ترمذی ابوداؤد موطا مالک) واجب کو بھول کر چھوڑ دینے سے صرف سجدہ سہو واجب ہوتا ہے نماز کے دہرانے کی ضرورت نہیں ہوتی اور رکن (فرض یا شرط) کے چھوڑ دینے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور نماز لوٹانی پڑتی ہے۔ دعائے قنوت نہ واجب ہے اور نہ رکن اسلئے اسکو بھول کر چھوڑ دینے کی صورت میں نہ سجدہ سہو ضروری ہے اور نہ نماز لوٹانے کی ضرورت ہے۔

سوال۔ زید بیماری کی حالت میں جنبی ہو گیا اور پانی نقصان کرتا ہے تو ایسی حالت میں تیمم کر کے مسجد کے اندر نماز پڑھ سکتا ہے اور قرآن کی تلاوت اور امامت کر سکتا ہے یا نہیں؟ سائل مذکور

جواب۔ بیمار کو جنابت کا غسل کرنے سے نقصان کا اندیشہ ہو تو تیمم کرنا درست اور جائز ہے۔ اس تیمم سے مسجد میں نماز ادا کرنا اور قرآن کی تلاوت و امامت کرنا بلا شک وشبہ درست ہے عن عمرو بن العاص قال احتلمت فی لیلۃ باردۃ فی غزوۃ ذات السلاسل فاشفقت ان اغتسل فاھلك فتیممت ثم صلیت باصحابی الصبح فذکروا ذلك للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا عمرو صلیت باصحابك وانت جنب فاخبرتہ بالذی منعنی من الاغتسال وقلت انی سمعت اللہ یقول ولا تقتلوا انفسکم ان اللہ کان بکم رحیما فضحك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یقل شیئا (ابوداود) وام ابن عباس وھو متیمم (بخاری)۔

سوال۔ زید کی بیوی مزاحیہ طور یا تفریح طبع کے طور پر کبھی کبھی اپنے شوہر زید کو بھائی یا بھیا کہہ دیا کرتی ہے اور شوہر بھی بیوی کو بھائی کہہ دیا کرتا ہے تو کیا اس طرح کہنے سے علاقۂ زوجیت میں کچھ خلل واقع ہوتا ہے یا نہیں سائل مذکور

جواب۔ زید کے اپنی بیوی کو مزاحًا اور بطور تفریح بھائی یا بہن اور بیوی کے اپنے میاں کو بھائی یا بھیا کہہ دینے سے علاقۂ زوجیت میں خلل نہیں واقع ہوتا لیکن اس طرح کہنا مکروہ اور ممنوع ہے اسلئے ایسے کلمہ سے پرہیز کرنا